آج کل کی باتیں

لبوں پر تیرے یاروں کی جو یارانے کی باتیں ہیں!
یہ دھوکہ ہے یہ تیرے دل کو بہلانے کی باتیں ہیں!
رُسوماتِ جہالت اپنے سینوں سے لگا لینا
تباہی کے بہانے ہیں اجڑ جانے کی باتیں ہیں،
کرشمہ ہے یہ عہدِ نَو کے تہذیب و تمدّن کا
کہ بچّوں کی زبانوں پر بھی اب گانے کی باتیں ہیں
ہمارے کان ایسی سُن رہے ہیں آج کل باتیں
نہ وُہ سُننے کی باتیں ہیں، نہ تبلانے کی باتیں ہیں
بہت کھانا بہت پینا، بہت سونا، بہت ہنسنا
یہ اپنی موت سے پہلے ہی مر جانے کی باتیں ہیں
یہ قتل و خوں، یہ اغوا، یہ زنا یہ رقص و مے خواری
یہی کیا جنت الفردوس میں جانے کی باتیں ہیں؟
جو سُن کر ذکرِ بطحا و مدینہ جھوم اُٹھتے تھے،
زبانوں پر انہیں کے اب صنمخانے کی باتیں ہیں